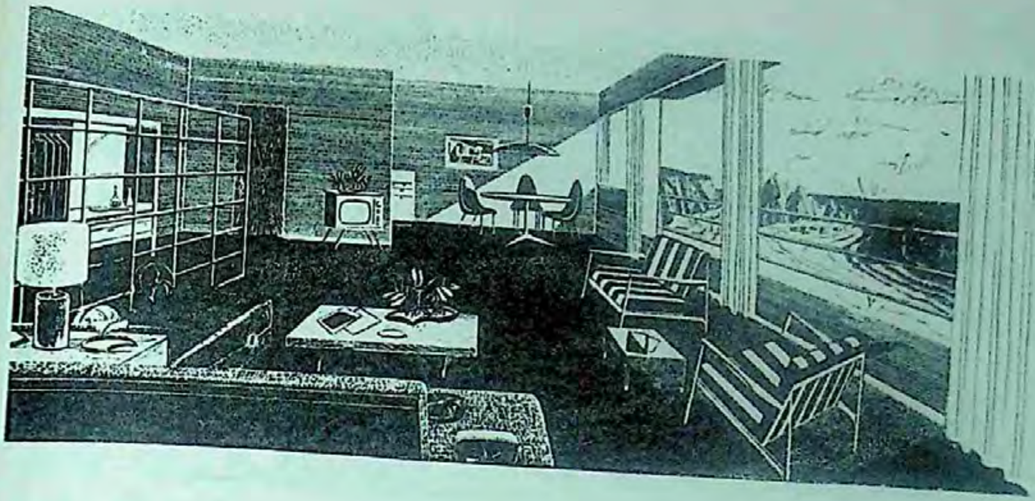

انتظامِ خانہ داری

انتظامِ خانہ داری کا تعارف ومقاصد

انتظام وانصرام کا عمل ہمارے روزمرہ معمولات کا ایک اہم جزو ہے اور روزمرہ زندگی کے معاملات انتظام وانصرام سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ علیحدہ حقیقت ہے کہ ہم شعوری یا لاشعوری طور پر اس پر عمل درآمد کرتے ہیں یا نہیں۔ ہمارا انتظام وانصرام صحیح خطوط پر بھی ہوسکتا ہے۔ یا غلط اور منفی انداز میں بھی، اس بارے میں فیصلہ کرنا نہایت مشکل امر ہے۔ کچھ لوگ تفصیلی منصوبہ بندی کے قائل ہوتے ہیں۔ مگر پھر اس پر عمل اتنا ہی مشکل ہوجاتا ہے۔ جبکہ چند لوگ صحیح منصوبہ بندی کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مگر غلط راہ عمل یا سست روی اختیار کر لیتے ہیں یا چھوٹی چھوٹی تفصیلات میں الجھ کر بنیادی مقصد سے دور رہ جاتے ہیں۔ کچھ افراد جائزہ کے عمل کو ضروری سمجھتے ہوئے ہر مرتبہ وہی غلطی یا مزید غلطیوں کی وجہ سے بدزن ہوجاتے ہیں۔

ہم میں سے کچھ لوگ پیدائشی طور پر انتظام وانصرام کی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ جبکہ دیگر افراد کو اس مکمل عمل سے آشنا ہونا بھی بارِ خاطر نظر آتا ہے۔ کامیاب زندگی کے لیے صرف انتظام وانصرام اپنانا ہی واحد حل نہیں بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ زندگی میں کامیابی کی راہ اختیار کرنے کے لیے صحیح انتظام وانصرام کی قابلیت اور اہلیت پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

گھریلو انتظام خانہ داری اور اس کے آغاز کی تفصیل اتنی ضروری نہیں جتنا یہ احساس کہ ہم سب گھریلو انتظام خانہ داری کا کچھ نہ کچھ تجربہ ضرور رکھتے ہیں اور دوسرا یہ کہ انتظام وانصرام کے اقدامات بلاتمیز ہر قسم کے بڑے، چھوٹے اور درمیانہ سائز (بلحاظ افراد خانہ) کے خاندان میں کسی نہ کسی صورت میں کیے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی پیش نظر رہے کہ تمام خاندان یکساں نہیں ہوتے۔ ان کی اقدار یکساں نہیں ہوتیں۔ افراد خانہ کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ ان کا تعلق مختلف پیشوں سے ہوسکتا ہے۔ افراد خانہ کے تجربات، ان کی قابلیت واہلیت، ان کے شوق ودلچسپیاں، یہاں تک کہ ان کی خواہشات، ضروریات اور اقدار تک ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتے ہیں۔

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ چند خاندان کسی ایک مقصد یا چند مقاصد کو خاص اہمیت دیتے ہیں جبکہ دیگر مقاصد ان کے نزدیک اتنے اہم نہیں ہوتے۔ اس کی بنیادی وجہ مخصوص حالات وادوار ہوتے ہیں جن سے مختلف خاندان گزر رہے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات تو ایک ہی خاندان میں کسی وجہ سے چند تبدیلیاں ناگزیر ہوجاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک خاندان کو رہنے کے لیے ان کی ضرورت کے مطابق مناسب گھر رہنے کو نہیں مل رہا تو وہ خاندان وقتی طور پر ایک چھوٹے گھر میں گزر بسر کرنے کو راضی ہوجائے گا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ بہتر گھر کی تلاش بھی جاری رکھے گا۔

انفرادی اور خاندانی خواہشات اور مقاصد کی حسب پسند تکمیل کے لیے گھریلو انتظام خانہ داری کو ایک ذریعہ تصور کیا جانا چاہیے۔ جبکہ صرف انتظام خانہ داری مقصد ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے موجودہ وسائل کے ذریعہ خواہشات وضروریات کی تکمیل پر ہی انتظام خانہ داری وانصرام کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ مقاصد اور خواہشات کے تعین سے انصرامی عمل کا آغاز اور تکمیل دونوں وجود میں آتے ہیں۔

انصرامی عمل

جدید خطوط پر تعمیری، انتظامی اور انصرامی صلاحیتوں اور عمل کے لیے افرادِ خانہ پر واضح اور قابلِ حصول مقاصد کا تعین کرنا لازم ہے۔اس کے لیے ذیل میں دیے گئے انصرامی عمل کے تین بنیادی اقدامات کا اپنانا بھی نہایت ضروری ہے۔

1۔ منصوبہ بندی (Planning)

منصوبہ بندی وہ ذہنی عمل ہے جس میں مقاصد کے مطابق تمام مراحل کی پیش بندی کی جاتی ہے مثلاً آمدنی واخراجات کا تخمینہ یا وقت کو مختلف گھریلو کاموں میں تقسیم کرنے کا لائحہ عمل وغیرہ وغیرہ۔ منصوبہ بندی ابہام اور پیچیدگیوں سے پاک ہونی چاہیے اور تمام ضروری پہلوؤں کو مدِنظر رکھ کر کی جائے۔اور اس کو کاغذ پر تحریر کرلیا جائے۔

2۔ انضباط اور عمل (Control and Action)

اب منصوبہ بندی کی تکمیل کے لیے عمل کیا جائے اور صرف ان اقدامات کو اپنایا جائے جن پر عمل درآمد بآسانی ہوسکتا ہو۔اکثر اوقات حالات کے تحت ان اقدامات میں انضباطی ردّو بدل کرنا ناگزیر ہوجاتا ہے۔کسی بھی منصوبہ کی کامیابی کا انحصار انضباطی اور عملی کارروائیوں اور مقاصد کے حصول پر ہوتا ہے۔

3۔ تنقیدی جائزہ (Critical Evaluation)

منصوبہ پر عمل کرنے کے بعد نتائج کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تاکہ آئندہ پیش رفت تعمیری اور آسان ہو۔نیز نتائج بھی حوصلہ افزا ہوں۔

انصرامی عمل کا ہر قدم اپنی جگہ اہم ہے۔اگر ایک خاندان اپنی خواہشات اور مقاصد کی تکمیل اس لیے چاہتا ہے کہ اس کے عوض وہ باہمی زندگی اور خوشیاں حاصل کرسکے جو ایک خاندان کی مکمل نمو کے لیے ضروری ہیں۔تو اس حالت میں انصرامی اقدامات کا ہر قدم اہم ترین ہے۔خاص خیال رہے کہ صرف انتظام وانصرام ہمارا بنیادی مقصد نہیں بلکہ اہلِ خانہ کی ضروریات کی تسکین کے لیے اقدامات بھی بہت ضروری ہیں۔اور یہ اقدامات صرف ایسی صورت میں ہی موثر تصور کیے جاتے ہیں جب یہ کسی خاص مقصد یا مقاصد کے لیے اپنائے گئے ہوں۔پس ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انتظامی اور انصرامی قابلیت اسی صورت میں قابلِ تحسین ہے اگر یہ مقاصد اور نصب العین کی جانب رہنمائی کرے اور مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہو۔

اقدار (Values)

اقدار جمع ہے قدر کی۔جس کے معنی مقدار یا اندازہ کرنے کے ہیں۔یعنی اہمیت وفوقیت دینا۔مثال کے طور پر اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے گھر میں تعلیم سب سے اہم قدر ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ گھر میں تمام افراد تعلیم کو دوسری تمام تعمیری چیزوں پر فوقیت دیتے ہیں ا اس کے حصول پر زیادہ وقت اور اخراجات صرف کرتے ہیں۔اسی طرح لباس کے معاملے میں سادگی ایک قدر ہے۔اس لیے لباس کا نمو رنگ اور کپڑا اسی قدر کی مناسبت سے چنا جائے گا۔

ماہرین نے اقدار کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے "کسی شے کی خصوصیات کے تعین اور شوق و دلچسپی کو قدر کہا جاتا ہے" اس قسم کی قدر شناسی میں جذبات، خواہشات اور رجحانات نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے ہم اقدار کو احساسات سے بھی تشبیہ دے سکتے ہیں۔

اقدار کوئی خارجی شے نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق داخلی تجربات سے ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اقدار کا تعین دل کی دنیا سے ہوتا ہے جیسے ایمان، جذبۂ ایثار، حب الوطنی، محبت و شفقت اور صداقت وغیرہ۔ یہ مذہب، تجربات، حالات، معلومات اور واقفیت سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو پکڑا یا چھوا نہیں جاسکتا۔ بلکہ اُن کے وجود اور اظہار کو سوچ و عمل اور فکر و فہم میں دیکھا اور پرکھا جاسکتا ہے۔ یہ ہمارے عمل اور کردار میں نمایاں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ گھر سے باہر نکلتے ہوئے دوپٹہ گلے میں ڈالنے کی بجائے اپنے آپ کو دوپٹہ یا چادر سے ڈھانپ کر نکلنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ شرم و حیا ایک قدر ہے۔ جو آپ کی سوچ اور عمل میں ظاہر ہوتی ہے۔

گویا اقدار زندگی کے وہ محرکات ہیں جو مقاصد کو تشکیل دیتے ہیں۔ اقدار ہمارے قوت انتخاب کی رہنمائی کرتی ہیں اور زندگی گزارنے کے لائحہ عمل کو متاثر کرتی ہیں۔ زندگی اور عمل کی سمت مقرر کرتی ہیں اور اس بات کا تعین کرتی ہیں کہ وسائل و ذرائع کو کس طرح استعمال کیا جائے گا۔ اگر تمام قدروں کا الگ الگ جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ انسانی زندگی سے متعلق تمام قدروں کا نچوڑ "انسانیت کی بقا اور زندگی کو جاری و ساری رکھنا" ہے۔

اقدار کی تقسیم یا درجہ بندی

1۔ بنیادی یا جبلتی اقدار

ان اقدار کو خواہشات اور چاہت کے افعال کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے یہ اقدار بنیادی طور پر جبلت اور رجحان و میلان کے زمرے میں آتی ہیں اور تمام افراد میں موجود ہوتی ہیں۔ یہ اقدار اہم اور قابل قبول ہیں مثلاً فن کی قدر اور خوبصورتی میں دلچسپی جبلتی ہے۔ محبت، اشیاء کی تعریف، خوشی، غمی سب جبلتی اقدار سے متعلق ہیں۔

2۔ تعمیری یا مقاصدی اقدار

یہ اقدار دیگر اشیاء کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں اور دیگر اقدار سے وابستہ ہیں۔ یہ کسی مقصد کے تحت حاصل کی جاتی ہیں۔ تکنیکی دلچسپی، صحت مند ماحول، مناسب تفریح، کثیر پیداوار وغیرہ تعمیری اقدار ہیں۔ اسی طرح منصوبہ بندی، تنظیم وغیرہ جیسی اقدار گھریلو انتظام میں اہم ہیں۔ یہ تکنیکی قدریں ہیں کیونکہ یہ مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

زندگی ایک مسلسل عمل ہے۔ جس میں ہم اقدار کا انتخاب کر کے فیصلے کرتے ہیں۔ اسی مسلسل عمل سے نظام اقدار کی نشوونما ہوتی ہے اور تجربات اور تحقیقات کے ساتھ ساتھ ان اقدار میں تبدیلیاں آتی ہیں۔ مذہب، محبت، آرام، صحت، علم و دانش، کھیل، فن سے دلچسپی جیسی اقدار انسانی کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اقدار انسان کے ذہن اور انسانی عمل میں کارفرما ہوتی ہیں۔ یہ معاشرے کے آئین و دستور اور ضابطہ میں شامل ہیں۔ اور یہ حقیقی و یقینی اس لیے ہیں کہ ضابطہ کے مطابق ہوتی ہیں۔ یہ کہانیوں کے جھوٹے اور تصوراتی خیالات نہیں۔ بلکہ اقدار اشیا اور واقعات کی نوعیت اور فطرت کا ایک جز اور حصّہ ہوتی ہیں۔ اس لیے اقدار کو محض اضافی حیثیت سے رکھنا صحیح نہیں۔

مقاصد (Goals)

کامیاب زندگی کی تکمیل کے لیے شعوری طور پر مقاصد کا تعین اور درجہ بندی کرنا حقیقت پسندی اور عملی رجحان کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ہم سب شعوری طور پر مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف نظر آتے ہیں۔ چند مقاصد زندگی کی بنیادی ضروریات سے وابستہ ہوتے ہیں۔ مثلاً کھانا پینا، موسم کی شدت سے حفاظت کے لیے لباس کا استعمال، دھوپ، بارش اور آندھی سے بچنے کے لیے مکان کا سہارا لینا۔ غرض کہ انسان ہر وقت کوشش اور جدوجہد میں مصروف نظر آتا ہے۔

مقاصد دراصل خواہشات اور اقدار سے جنم لیتے ہیں اور ایک سلسلہ لامتناہی کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔ افراد شعور، فلسفہ اور علم و تجربات کی روشنی میں مقاصد کا تعین کرتے ہیں۔ جو ضروریات، خواہشات اور اقدار کی خصوصیت و نوعیت پر منحصر ہیں۔ کیونکہ ہر خواہش نصب العین کا درجہ حاصل نہیں کر سکتی۔

زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی خواہش اور ضرورت مقاصد کا روپ دھار سکتی ہے۔ لیکن زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے انفرادی اور خاندانی سطح پر حقیقت پسندانہ مقاصد کا تعین کرنا نہایت اہم ہے۔ کیونکہ ہر خواہش و ضرورت کو یکساں اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ مقاصد زندگی کی ایک نہ ختم ہونے والی کڑی ہیں۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا مقصد۔ یہ سلسلہ متواتر اور دوامی ہے اور یہ مقاصد کی ایک نمایاں خوبی و خاصیت بھی ہے۔

مقاصد کی ایک اہم خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ وقت اور حالات کے تحت تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ خاندانی مراحل اور بحران مقاصد کی تبدیلی میں محرک ثابت ہوتے ہیں۔ یہ تبدیلی مقاصد کے حقیقی اور با مقصد عمل کو جاری رکھنے میں کامیابی عطا کرتی ہے۔

معاشرہ مقاصد کے چناؤ اور ان کے تعین میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے اور مقاصد کے تعین کو بہت حد تک متاثر بھی کرتا ہے دوسرے لوگوں سے میل جول کے نتیجہ میں افراد اور افراد خانہ نئے مقاصد قبول کر سکتے ہیں۔ دو افراد یا دو خاندان ایک سے اقدار و مقاصد کے متقاضی نہیں ہوتے اور ہر خاندان کے مقاصد کے تعین اور اُن کے حصُول کے لیے وسائل کا استعمال ہمیشہ نمایاں رہتا ہے۔

مقاصد کی درجہ بندی

مقاصد کی درجہ بندی ان کی تکمیل و حصُول کے لیے دَرکار میعاد اور وقت کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ مثلاً

1۔ فوری مقاصد (Immediate Goals)

2۔ کم مُدّت میں حاصل کیے جانے والے مقاصد (Short Term Goals)

3۔ طویل المیعاد مقاصد (Long Term Goals)

1۔ فوری مقاصد

یہ وہ ضروریات اور خواہشات ہیں۔ جن کی تکمیل فوری طور پر کم وسائل کے استعمال سے ممکن ہوتی ہے۔ مثلاً مطالعہ کے لیے کتاب یا رسالہ خریدنا۔ چھٹی کے دن افراد خانہ کی پسند کا کھانا پکانا۔ اپنے کسی پُرانے لباس میں ترمیم کر کے اسے قابل استعمال بنانا وغیرہ وغیرہ۔

2۔ کم مُدّت میں حاصل کیے جانے والے مقاصد

یہ وہ مقاصد ہیں جن کو حاصل کرنے میں نسبتاً زیادہ جدوجہد اور وسائل استعمال کرنے پڑتے ہیں اور ان کی تکمیل وحصول چند سالوں میں ہوسکتی ہے مثلاً ایک طالبہ کا ہر سال امتحان پاس کرنا اور اسی طرح میڈیکل یا انجینئرنگ کالج میں داخلہ کے لیے لگاتار تگ ودو اور جدوجہد کرنا۔

3۔ طویل المیعاد مقاصد

طویل المیعاد مقاصد کا حصول ایک مُدّت کے بعد ممکن ہوتا ہے مثلاً ڈاکٹری، انجینئرنگ یا ڈاکٹریٹ کرنا۔ ان کی بھی ضروری تکمیل میں زندگی کا ایک بڑا حصّہ اور کافی وسائل صرف ہوتے ہیں۔ اسی طرح دیگر مقاصد جیسے مکان بنانا یا خریدنا، بچوں کی شادی' پیشہ سے منسلک ترقی و کامیابی وغیرہ طویل المیعاد مقاصد کہلاتے ہیں۔ طویل المیعاد مقاصد حاصل کرنے کے لیے مختلف کم مدت والے مقاصد حاصل کرنے ہوتے ہیں۔

اقدار ومقاصد کا گھریلو انتظام وانصرام سے کافی گہرا تعلق ہے۔ بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ مقاصد کے حصول کے لیے انتظامی وانصرامی صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے۔

سوالات

1۔ انتظام خانہ داری سے کیا مراد ہے؟ تفصیلاً لکھیں۔

2۔ اقدار سے کیا مراد ہے؟ گھریلو زندگی میں اقدار کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

3۔ اقدار کی مختلف اقسام کے بارے میں مختصراً لکھیں۔

4۔ مقاصد اور ان کی اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

5۔ مقاصد کی درجہ بندی کیونکر کی جاتی ہے؟ ان کی اقسام کے بارے میں لکھیں۔

6۔ درج ذیل بیانات میں صحیح بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) اقدار کے معنی اندازہ کرنے' اہمیت اور فوقیت دینے کے ہیں۔ (ii) اقدار کا داخلی تجربات سے کوئی تعلق نہیں۔

(iii) شرم وحیا ایک قدر ہے۔ (iv) اقدار مقاصد کی تشکیل نہیں کرتے۔

(v) اقدار جبلتی بھی ہوتی ہیں اور تعمیری بھی۔

7۔ کالم (الف) کے ہر اندراج کا تعلق کالم (ب) کے کس اندراج سے ہے۔ درست جواب کو کالم (ج) میں تحریر کریں۔

نمبر شمار	کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
1	اقدار کا تعلق	کا حصول مدت بعد ممکن ہوتا ہے	
2	زندگی ایک	گھریلو انتظام وانصرام سے گہرا تعلق ہے	
3	طویل المیعاد مقاصد	داخلی تجربات سے ہوتا ہے	
4	اقدار کا	مسلسل عمل ہے۔	